وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَآئِضِينَ ﴿٤٥﴾
(۴۵) ”اور بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ ہم بھی بکواس کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾
(۴۶) ”اور ہم روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾
(۴۷) ”حتیٰ کہ ہم پر موت آ پہنچی“!

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِينَ ﴿٤٨﴾
(۴۸) تو اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی ان کو کچھ فائدہ نہ دے گی۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾
(۴۹) ان کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے روگردانی کر رہے ہیں؟

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾
(۵۰) گویا یہ جنگلی گدھے ہیں،

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾
(۵۱) جو شیر سے (ڈر کر) بھاگ پڑے ہیں۔

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾
(۵۲) بلکہ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے دیئے جائیں!

كَلَّا ۖ بَلْ لَّا يَخَافُونَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾
(۵۳) ہرگز نہیں، بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت سے نہیں ڈرتے۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾
(۵۴) کوئی نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾
(۵۵) پھر جس کا جی چاہے اسے مان لے۔

وَمَا يَذْكُرُونَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع ٢ ٢٥ ١٦
(۵۶) اور یہ نہیں مانیں گے مگر یہ کہ اللہ کی یہی مشیت ہو۔ اس کی شان یہ ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اور اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ (ڈرنے والوں کو) بخش دے!

آیاتہا ٤٠ (٧٥) سُورَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (٣١) رکوعاتہا ٢

سورة القیامة مکی هے اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع هیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾
(۱) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی،

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾
(۲) اور اس پاک روح کی قسم جو (گناہ کرنے کے بعد) انسان کو بہت ملامت کرتی ہے،

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾
(۳) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم (اس کے مرنے کے بعد) اس کی ہڈیاں جمع نہ کرسکیں گے؟

بَلٰى قٰدِرِينَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾
(۴) کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور درست کردینے پر قادر ہیں۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾	(۵) بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ آئندہ بھی برے کام کرتا رہے (اس لیے قیامت کا انکار کرتا ہے)
يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۗ﴿۶﴾	(۶) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟
فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ﴿۷﴾	(۷) جب نظر پتھرا جائے گی،
وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ﴿۸﴾	(۸) اور چاند بے نور ہو جائے گا،
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ﴿۹﴾	(۹) اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے،
يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾	(۱۰) اس وقت انسان کہے گا، "اب کہاں بھاگ کر جاؤں؟"
كَلَّا لَا وَزَرَ ۗ﴿۱۱﴾	(۱۱) ہرگز نہیں، کہیں پناہ نہ ملے گی!
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ۗ﴿۱۲﴾	(۱۲) اس روز تیرے رب ہی کے حضور ٹھہرنا ہوگا۔
يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۗ﴿۱۳﴾	(۱۳) اس روز انسان کو سب اگلے پچھلے اعمال جتلا دیئے جائیں گے۔
بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ﴿۱۴﴾	(۱۴) بلکہ انسان کا وجود خود اس (کی کج اندیشیوں) کے خلاف ایک حجت ہے۔
وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۗ﴿۱۵﴾	(۱۵) اگرچہ وہ (اپنے وجدان کے خلاف) کتنے ہی عذر بہانے تلاش کرے۔
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۗ﴿۱۶﴾	(۱۶) (اے نبیؐ، قرآنِ مجید اترتے وقت) اس کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے!
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۷﴾	(۱۷) اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۸﴾	(۱۸) لہٰذا جب ہم اسے پڑھیں تو تم غور سے سنتے رہو!
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۗ﴿۱۹﴾	(۱۹) پھر اس کی وضاحت بھی ہمارے ذمہ ہے۔
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾	(۲۰) ہرگز نہیں، بلکہ تم (لوگ) جلد حاصل ہونے والی چیز (متاعِ دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔
وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۗ﴿۲۱﴾	(۲۱) اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾	(۲۲) اس روز بہتوں کے منہ تر و تازہ ہوں گے۔
اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾	(۲۳) جو اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙ﴿۲۴﴾
(۲۴) اور بہت سے منہ اس روز برے بن رہے ہوں گے۔

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ﴿۲۵﴾
(۲۵) ان کو گمان ہوگا کہ ایسی سختی ان کے ساتھ ہونے والی ہے کہ ان کی کمر توڑ دے گی!

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ﴿۲۶﴾
(۲۶) خوب سمجھ لو! کہ جب ہنسلی تک جان پہنچے گی،

وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ﴿۲۷﴾
(۲۷) لوگ چلا اٹھیں گے کہ "کوئی جھاڑنے والا ہے؟"

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ﴿۲۸﴾
(۲۸) یقین ہو جائے گا کہ یہ (دنیا سے) مفارقت کا دن ہے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ﴿۲۹﴾
(۲۹) اس وقت پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔

ع ۱ ۱۷
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ اِۨلْمَسَاقُ ؕ﴿۳۰﴾
(۳۰) (تو یاد رکھ) اسی دن تجھے اپنے رب کی طرف چلنا ہوگا۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ﴿۳۱﴾
(۳۱) مگر اس نے نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۳۲﴾
(۳۲) بلکہ (الٹا پیغمبر یا قرآن کو) جھٹلایا اور منہ موڑا۔

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ؕ﴿۳۳﴾
(۳۳) پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ﴿۳۴﴾
(۳۴) تجھ پر افسوس در افسوس!

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ﴿۳۵﴾
(۳۵) پھر افسوس در افسوس! (کیا تیرے لیے یہ روش، سب سے زیادہ سزاوار اور زیبا ہے؟)

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؕ﴿۳۶﴾
(۳۶) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ مہمل (اور بیکار) چھوڑ دیا جائے گا؟ (اور اس زندگی کے بعد دوسری زندگی نہ ہوگی؟)

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۙ﴿۳۷﴾
(۳۷) کیا اس پر یہ حالت نہیں گزر چکی کہ پیدائش سے پہلے نطفہ تھا؟ جو رحم مادر میں ڈالا گیا۔

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ﴿۳۸﴾
(۳۸) پھر نطفہ سے علقہ (جونک کی سی شکل) ہوا، پھر علقہ سے (اس کا ڈیل ڈول) پیدا کیا گیا۔ پھر اس (ڈیل ڈول کو) ٹھیک ٹھیک درست کیا گیا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ؕ﴿۳۹﴾
(۳۹) پھر اس کی دو قسمیں کیں (یعنی) نر اور مادہ۔

ع ۲ ۱۸
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِ َۧ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾
(۴۰) کیا وہ (اللہ) اس کی صلاحیت وقدرت نہیں رکھتا کہ مُردوں کو زندہ کر دے؟

آیاتہا ۳۱ (۷۶) سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ (۹۸) رکوعاتہا ۲

سورۃ الدھر مدنی ہے اوراس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ①

(۱) بے شک! زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے جبکہ یہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ②

(۲) بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا جسے (ایک کے بعد ایک) مختلف حالتوں میں پلٹتے ہیں۔ پھر اسے ایسا بنادیا کہ سننے اور دیکھنے والا وجود ہوگیا۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③

(۳) ہم نے اس پر راہِ عمل کھول دی۔ اب یہ اس کا کام ہے کہ یا تو شکر کرنے والا ہو یا ناشکرا!

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④

(۴) بیشک ہم نے کافروں کے لیے (آخرت میں) زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤

(۵) جو لوگ نیک ہیں، وہ بلاشبہ (جنت میں) ایسے شراب کے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ⑥

(۶) وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے، اور جہاں چاہیں گے اسے بہالے جائیں گے۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ⑦

(۷) یہ وہ لوگ ہوں گے جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ⑧

(۸) اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں وہ مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ⑨

(۹) (اور کہتے ہیں) ہمارا یہ کھلانا اس کے سوا کچھ نہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، ہم تم سے نہ تو بدلہ چاہتے ہیں نہ کسی طرح کی شکر گزاری۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا

(۱۰) ہمیں تو اپنے رب سے اس دن (کے عذاب) کا خوف لگا ہوا ہے جو

قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾

نہایت اداس اور سخت ہوگا۔

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١١﴾

(۱۱) سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس دن کی سختی سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور مسرت سے ہمکنار کرے گا

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾

(۱۲) اور ان کے صبر (واستقلال) کے صلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائیگا۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾

(۱۳) وہ مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اور اس جنت میں نہ وہ سورج کی گرمی پائیں گے اور نہ جاڑے کی سختی۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾

(۱۴) جنت (کے درختوں) کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہونگے اور ان (پھلوں) کے گچھے ان کے اختیار میں کر دیے جائیں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾

(۱۵) اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالوں کا دور چل رہا ہوگا۔

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾

(۱۶) شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے (یعنی سفید شفاف) جن کو (خدامِ جنت نے) ٹھیک اندازے کے موافق بھرا ہوگا۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾

(۱۷) اور ان کو وہاں (ایسی شراب کے) جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾

(۱۸) وہ جنت میں ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾

(۱۹) اور ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے۔ جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں!

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾

(۲۰) اور جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں بہ کثرت نعمتیں اور بڑی سلطنت کا سامان تمہیں نظر آئے گا۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾

(۲۱) ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور دبیز ریشم کے کپڑے ہوں گے۔ اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا رب انہیں شرابِ طہور (یعنی نہایت پاکیزہ شراب) پلائے گا۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾

(۲۲) (اور ان سے کہا جائے گا) "یہ تمہارا صلہ ہیں اور تمہاری کوشش قابلِ قدر ٹھہری۔

قرأ حفص بغیر الالف فی الوصل فیهما ووقف علی الاولی بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ١٢

ع ١ ٢٢ ١٩

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۝۲۳

(۲۳) (اے پیغمبرؐ!) بے شک ہم نے ہی آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآنِ مجید نازل فرمایا ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۝۲۴

(۲۴) سو آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کیجئے۔ اور ان میں سے کسی بدکار یا کافر کی بات نہ مانئے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۲۵

(۲۵) اور صبح وشام اپنے رب کا نام لیا کیجئے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝۲۶

(۲۶) اور رات کو اس کے حضور سجدہ ریز رہیے۔ اور رات کے طویل حصہ میں اس کی تسبیح کرتے رہیے!

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَاۗءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝۲۷

(۲۷) یہ لوگ تو، دنیا سے محبت رکھتے ہیں۔ اور آگے جو بھاری دن آنے والا ہے، اسے نظر انداز کر رہے ہیں!

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝۲۸

(۲۸) ہم نے ہی ان کو پیدا کیا ہے اور ہم نے ہی ان کے جوڑ بند مضبوط کیے ہیں۔ اور ہم چاہیں تو انہی جیسے اور لوگ لے آئیں۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۲۹

(۲۹) بلاشبہ یہ نصیحت (کی باتیں) ہیں۔ سو جو شخص چاہے اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اختیار کر لے!

وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۳۰

(۳۰) اور بدوں مشیتِ الٰہی کے تم لوگ کچھ نہیں چاہ سکتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑے علم اور بڑی حکمت والا ہے۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۳۱ ع ۹ ۲۰

(۳۱) وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت (کے دامن) میں داخل کر لیتا ہے۔ اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے!

اٰیاتها ۵۰ (۷۷) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (۳۳) رکوعاتها ۲

سورۃ المرسلات مکی ہے اور اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱

(۱) قسم ہے ان ہواؤں کی! جو ابتداء میں معمولی رفتار سے چلائی جاتی ہیں۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲

(۲) پھر یکا یک زور پکڑ کے تیز ہو جاتی ہیں۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳

(۳) پھر بادلوں کو چاروں طرف پھیلا دیتی ہیں۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾	(۴) پھر انہیں پھاڑ کر الگ کر دیتی ہیں۔
فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾	(۵-۶) پھر قسم ہے ان کی، اس لیے کہ وہ اپنی ان عجیب وغریب مختلف حالتوں سے انسان کے دل میں قدرتِ الٰہی کا خیال پیدا کر دیتی ہیں۔
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾	(۷) کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔
فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾	(۸) سو جب ستارے ماند پڑ جائیں گے،
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾	(۹) اور جب آسمان پھاڑ دیا جائیگا،
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾	(۱۰) اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے،
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾	(۱۱) اور جب رسولوں کے پیش ہونے کا وقت مقرر کر دیا جائے گا (اس روز جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا)۔
لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾	(۱۲) آخر یہ کس دن کے لیے تاخیر کی گئی ہے؟
لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾	(۱۳) (یہ معاملہ) فیصلہ کے دن کے لیے (ملتوی رکھا گیا ہے)۔
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾	(۱۴) اور آپ کو کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾	(۱۵) اس روز تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!
اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾	(۱۶) کیا ہم نے (طغیان وعصیان کی پاداش میں) اگلی قوموں کو ہلاک نہیں کیا؟
ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾	(۱۷) پس اسی طرح ہم پچھلی قوموں کو بھی عذاب میں مبتلا کر دیں گے۔
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾	(۱۸) یہ ہمارا قانون ہے کہ اپنے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾	(۱۹) پس اس دن اللہ کی سچائی کو جھٹلانے والوں پر افسوس!
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۙ﴿۲۰﴾	(۲۰) کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟
فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۙ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ﴿۲۲﴾	(۲۱-۲۲) اور اسے ایک مقررہ اندازے تک محفوظ مقام میں نہیں رکھا؟
فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾	(۲۳) پھر ہم نے اس کا اندازہ کیا، سو ہم کیا ہی اچھا اندازہ کرنے والے ہیں!
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾	(۲۴) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ﴿۲۵﴾	(۲۵) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾

(۲۶) زندوں کو بھی اور مردوں کو بھی!

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ
وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾

(۲۷) اور اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ جما دیے اور ہم نے تمہیں میٹھا
پیاس بُجھانے والا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾

(۲۸) تباہی ہے اس روز، جھٹلانے والوں کے لیے!

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾

(۲۹) (اس دن منکروں سے کہا جائے گا ''اب) چلو اس عذاب کی طرف جس
کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾

(۳۰) چلو اس (دھوئیں کے) سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے''

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾

(۳۱) جو (درحقیقت) نہ تو سایہ ہے اور نہ ہی آگ کی لپٹ سے بچاتا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾

(۳۲) وہ (آگ) محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتی ہے۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾

(۳۳) گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾

(۳۴) اس دن جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے!

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

(۳۵) یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ کچھ نہ بول سکیں گے۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) اور انہیں اس بات کی اجازت بھی نہ دی جائے گی کہ کوئی عذر پیش
کریں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾

(۳۷) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے!

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ
وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾

(۳۸) یہ وہ فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تمہیں اور اگلے لوگوں کو جمع کر دیا
ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾

(۳۹) پھر اگر کوئی چال چل سکتے ہو تو میرے مقابلہ میں چل دکھاؤ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع ۱ ۲۱

(۴۰) تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے!

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾

(۴۱) البتہ متقی لوگ (اس روز) سایوں اور چشموں،

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾

(۴۲) اور دل پسند میووں میں ہوں گے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

(۴۳) کھاؤ اور پیو خوب مزے سے، ان اعمال کے بدلے میں، جو تم کیا

کرتے تھے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

(۴۴) ہم نیک سیرت لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

(۴۵) اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

(۴۶) (اے منکرینِ حق!) تم تھوڑے دنوں کے لیئے کھا (پی) لو اور مزے اڑا لو، یقیناً تم مجرم ہو۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

(۴۷) اس روز جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

(۴۸) جب ان (منکروں) سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھکو! تو وہ نہیں جھکتے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

(۴۹) اس روز جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے!

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ ۲۲

(۵۰) اب آخر اس (قرآن) کے بعد اور کون سی بات ہے جس پر ایمان لائیں گے؟